مولانا
محمد منشاء کاشف
فیصل آباد

اسلام میں مسجد کا تصور

قسط نمبر 2

عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت کم بینھما قال اربعون عاما ثم الارض مسجد فحیث ما ادرکتک الصلوۃ فصل

(متفق علیہ)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین پر کون سی مسجد بنائی گئی۔ فرمایا مسجد حرام' میں نے عرض کیا اور اس کے بعد فرمایا مسجد اقصی میں نے پھر پوچھا ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا۔ فرمایا آپؐ نے چالیس سال اس کے بعد فرمایا اور اب تو ساری زمین تیرے لئے مسجد جہاں نماز کا وقت ہو جائے تو وہاں پڑھ لیں۔

تشریح :۔ حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں۔

(ترمذی' دارمی)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۔ کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جاتیں ہیں۔
۲۔ جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ
۳۔ مقبرہ میں
۴۔ راستہ کے درمیان
۵۔ حمام میں

۶ ۔ اونٹوں کی بندھنے کی جگہ
۷ ۔ خانہ کعبہ کی چھت پر (بحوالہ مشکوۃ)

مسجد کی عظمت و فضیلت

درج ذیل فرمودات رسول اللہ ﷺ سے مسجد کی عظمت و فضیلت ظاہر ہو جاتی ہے۔

(۱) عن ابی هریره قال قال رسول اللّٰه ﷺ احب البلاد الی الله مساجدها و الغض البلاد الی الله اسواقها۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص۲۳۶)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک پسندیدہ جگہ مساجد ہیں اور انتہائی ناپسندیدہ بازار ہیں۔

(۲) عن عثمان رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله ﷺ من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة (متفق علیه)

ترجمہ :۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالی کی رضا کے لئے مسجد بنائی تو اللہ تعالی (اس کے عوض) جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔

(۳) عن عائشة قالت امر رسول الله ﷺ ببناء المسجد فی الدور و ان ینظف و یطیب (ابو داؤد ج ۱ ص۶۶)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے گھروں، محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ انہیں پاک و صاف رکھو۔

(۴) عن ابی هریره قال قال رسول اللّٰه ﷺ اذا امررتم بریاض الجنة فرتعوا قیل یا رسول الله و ما ریاض الجنة قال المساجد قیل و ما الرتع یا رسول الله قال سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله والله اکبر

(رواه الترمذی (مشکوة)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گزرو تو ان میں سے کچھ کھا لیا کرو پوچھا گیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا مسجدیں (پھر) پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ (اللہ پاک ہے۔ سب تعریف اللہ کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے) کا ذکر کیا کرو۔

(۵) عن بریدة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامة (رواه الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ :۔ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رات) کے اندھیروں میں (نماز با جماعت میں شامل ہونے کے) مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے پورے نور کی بشارت دو (جو ان کو ملے گا)

(٦) عن ابی سعید ان الخدری قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان الله یقول انما یعمروا مسجد الله من آمن بالله و الیوم الآخر۔

(رواه الترمذی و ابن ماجه و الدارمی بحواله مشکوة)

ترجمہ :۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد پہنچنے کی بہت فکر اور مسجد کے معاملات میں مخلصانہ دلچسپی رکھتا ہے تو اس کے ایماندار ہونے کی شہادت دو کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا مساجد کی آبادی اور تعمیر مومن ہی کیا کرتے ہیں جن کا اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان ہے۔

(۷) عن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد الله له نزله من الجنة کلما غدا او راح (صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۳۵)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد میں جائے ہر صبح اور شام اللہ تعالی اس کی مہمانی کا سامان جنت میں تیار فرماتا ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ مسجدیں زمین میں اللہ کے گھر ہیں آسمان والوں تک ان کا نور اس طرح پہنچتا ہے جیسے ستارہ کا نور اہل زمین تک۔ (تفسیر خازن)

ان فضائل کی بناء پر مسجد مسلمانوں کے لئے اجر و ثواب اور برکت و تقدس کے حصول کا مرکز ہے۔ اسی وجہ سے مسجد کا احترام اور اس کی عزت و توقیر کو ملحوظ خاطر رکھنے کے لئے ہادی امت، رہبر کامل، امام الانبیاء، سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ہدایات و آداب بیان فرمائے ہیں جن کا نہایت اختصار سے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا

(۸) عن ابی اسید قال قال رسول اللہ اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک و اذا خرج فلیقل اللھم انی اسئلک من فضلک (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۸)

ترجمہ :۔ حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (اللھم افتح لی ابواب رحمتک) اے اللہ ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلنے تو یہ دعا پڑھے (اللھم انی اسئلک من فضلک) اے اللہ ! میں تیرا فضل چاہتا ہوں

شیطان سے بچنے کی دعا مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھیں

(۹) عن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم و بوجھہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطن الرجیم قال فاذا قال ذلک قال الشیطن حفظ منی سائر الیوم

(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے (اعوذ باللہ العظیم و بوجھہ الکریم و سلطان القدیم من الشیطن الرجیم) یعنی میں پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اسکی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان ان کلمات کو کہتا مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارے دن (مشکوۃ)

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھیں

(۱۰) عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم فی المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس (صحیحین)

ترجمہ :۔ حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی مسجد مین داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔

مسجد کی اہمیت

(۱۱) عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن ھذا (صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۱۰ و سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۶۸)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو سنو کہ وہ کوئی گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو اسے کہو خدا تمہیں یہ چیز واپس نہ دے مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں۔

(۱۲) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد و عن البیع والشراء فیہ و ان یتحلق الناس یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ

(جامع ترمذی جلد اول ص ۲' و سنن ابی داؤد)

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (لغو اور بیہودہ) شعر پڑھنے سے منع فرمایا نیز مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا

(۱۳) عن معاویۃ ابن قرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ نھی عن ھاتین الشجرتین یعنی البصل و الثوم وقال عن اکلھما فلا یقربن مسجدنا و قال ان کنتم لا بدا کلیھما فامیتوھما طبخا۔ (رواہ ابو داؤد' مشکوۃ)

ترجمہ :۔ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان دو درختوں (پیاز اور تھوم) سے منع فرمایا اور فرمایا جو ان دونوں کو (نا پختہ صورت میں) کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔ (ان کی بدبو کو مار لیا کرو)

نیز بخاری و مسلم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص ان بدبو دار سبزیاں (پیاز اور لہسن) کو استعمال کرے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچے فرشتے بھی اس سے ایذا محسوس کرتے ہیں۔ مسجد میں آواز کے بلند کرنے' شور و غوغا کرنے اور ادھم مچانے اور ادھر ادھر کے لغو اور بیہودہ باتیں کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ صحیح بخاری بحوالہ مشکوۃ جلد نمبر ا ص ۷۱ میں مذکور ہے کہ سائب بن یذید فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا دفعتا ایک آدمی نے کنکر مارا میں نے جب دیکھا تو حضرت عمرؓ تھے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو لے آؤ میں ان کو آپ کے پاس لے آیا حضرت نے دریافت فرمایا تم کون ہو' تم کہاں سے آئے ہو' انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تمہارا قیام مدینہ میں ہوتا تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا کیونکہ تم آنحضرت ﷺ کی مسجد میں شور کر

رہے ہو۔ چنانچہ عہد رسالت میں مسجد میں مکمل سکوت ہوتا تھا اور صحابہ کرامؓ نہایت خاموشی سے بیٹھ کر آنحضور ﷺ کے ارشادات سے مستفید ہوا کرتے تھے۔

مسجد کی اہمیت و افادیت

اسلام ایک اجتماعی نظام حیات کی دعوت دیتا ہے۔

و اعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرقوا (آل عمران) انما المومنون اخوة (الحجرات) المسلمون كرجل واحد (حديث صحيح) کی تعلیم دے کر روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی رشتہ اخوت میں منسلک کرتا ہے اور تمام اندرونی اختلافات و تنازعات اور ہر قسم کے انتشار و خلفشار کو نہایت مذموم قرار دیتا ہے ایک طرف اتبعوا السواد الاعظم اور دوسری طرف من شذ شذ فی النار کے ترہیب ہے۔ چنانچہ جملہ مسلمانوں کے متحد و متفق رہنے اور ہم آہنگی و یگانگت کے سلسلے میں جو سب سے اہم مرکز و مقام زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے وہ مسجد ہی ہے۔ اس سے ہر شخص مسجد کی اہمیت و افادیت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

مسجد روحانی اور اخلاقی تربیت گاہ ہے

ذکر الٰہی اور تزکیہ نفس اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔ چنانچہ ایسی ستودہ صفات کے حاملین مساجد کی زینت ہوتے ہیں ان کو ہمیشہ مساجد میں ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے ان کا دل ہر وقت مسجد سے متعلق رہتا ہے۔ مسجد سے باہر بے آب کی طرح بے چین و بے قرار ہوتے ہیں چنانچہ ایسے متقی' پرہیز گار اور اولیاء اللہ جیسے خدا رسیدہ آدمیوں سے عام آدمی ملاقات کرتا ہے' ان کی مجلس میں شرکت کرتا ہے' ان کی پند و نصائح کو سنتا ہے تو ان کے اخلاق و عادات کا اثر اس کے دل و دماغ پر پڑتا ہے۔ پھر اللہ کے سامنے جب یہ ایک عاجز اور فقیر

بن کر سر بسجود ہوتے ہوئے سبحان ربی الاعلی کا وظیفہ کرتا ہے تو یہ کبر و غرور سے خالی ہوجاتا ہے اور سرکشی و انانیت خودبخود زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدائے لم یزل کا مطیع و فرمانبردار بندہ بن جاتا ہے۔

اللہ کی مسجدوں سے روکنا بڑا ظلم ہے

و من اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه و سعی فی خرابها اولٰئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الآخرة عذاب عظیم۔ (البقرہ آیت ۱۱۴)

ترجمہ :۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوت توحید کو منع کرے اور اس طرح اس کی خرابی کے درپے رہے ایسے لوگ تو خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر پاداش عمل کے خوف سے ڈرتے ڈرتے (ایسے ظالم) لوگوں کے لئے (جو مسجدوں میں آنے سے بالواسطہ یا بلا واسطہ دوسروں کو روکتے ہیں) دنیا میں ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے مراد نصاری ہیں دوسرا یہ کہ اس سے مراد مشرکین ہیں۔ نصرانی بھی بیت المقدس میں پلیدی ڈال دیتے تھے اور لوگوں کو اس میں نماز ادا کرنے سے روکتے تھے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس کی بربادی کے لئے چڑھائی کی تھی تو ان نصرانیوں نے اس کا ساتھ دیا تھا اور مدد کی تھی۔ بخت نصر بابل کا رہنے والا مجوسی تھا اور یہودیوں کی شہ دینے پر نصرانیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا اور اس لئے بھی کہ بنی اسرائیل نے حضرت یحیی بن زکریا علیہما السلام کو قتل کر ڈالا تھا اور مشرکین نے بھی رسول اللہ ﷺ کو حدیبیہ والے سال کعبۃ اللہ سے روکا تھا یہاں تک کہ ذی طوی میں آپؐ کو قربانیاں کر دینی پڑیں اور مشرکین سے صلح کرکے آپؐ وہیں سے واپس آ گئے۔ حالانکہ یہ امن کی جگہ تھی باپ اور بھائی کے قاتل کو

بقیہ ص ۴۷ پر